

میر متونناظم پنجاب نے انھیں اپنے پاس رکھ لیا۔ یہ اٹھارہویں صدی کے وسط کا واقعہ ہونا چاہیے۔ معین الملک کی وفات کے بعد میرزا قوقان بیگ خاں کے کم و بیش بیس برس کے حالات پرتاویں کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کچھ پتا نہیں چلتا کہ کہاں کہاں رہے؟ کیا کیا خدمات انجام دیں؟ یہ ظاہر سپہ گری کے سوا انھیں کسی مشغلے سے کوئی مناسبت نہ تھی۔ جب شاہ عالم ثانی الہ آباد سے دہلی پہنچ گئے۔ اور ذوالفقار الدولہ نجف خاں کی مختاری کا دور شروع ہوا تو پھر میرزا قوقان بیگ خاں کا ذکر آگیا، وہ یوں کہ نجف خاں نے اُن کیلئے ضلع بلند شہر میں پاسو کا تعلقہ ذات اور سالے کی تنخواہ کے لیے تقرر کرا دیا۔ غالباً اسی زمانے میں میرزا قوقان بیگ خاں نے شادی کی اور میرزا غالب کے والد عبداللہ بیگ خاں دہلی ہی میں پیدا ہوئے۔ نجف خاں نے اپنی ہمت و شجاعت اور تدبیر و تدبیر سے سلطنت کے بگڑے ہوئے نظام کی درستی کا بندوبست شروع کر دیا تھا۔ ۱۷۸۲ء میں اس کی وفات پر پھر انتشار و بد نظمی کا پہلا دور عود کر آیا اور میرے اندازے کے مطابق ۱۷۸۷ء میں میرزا قوقان بیگ خاں بہت سے دوسرے ترکوں کے ساتھ سلطنت دہلی سے قطع تعلق کر کے ریاست جے پور میں ملازم ہو گئے۔ غالباً اسی لیے دہلی کی سکونت چھوڑ کر آگرہ میں مقیم ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ اُن کے بیٹے بھی تھے اور بیٹیاں بھی۔ ہمیں صرف دو بیٹوں کا کسی قدر حال معلوم ہے، ایک غالب کے والد میرزا عبداللہ بیگ خاں، دوسرے ان کے چھوٹے بھائی نصر اللہ بیگ خاں۔

والد اور چچا: عبداللہ بیگ خاں کی شادی آگرہ کے رئیس غلام حسین خاں کمیدان کی صاحبزادی عزت النساء بیگم سے ہوئی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خود میرزا قوقان بیگ خاں بھی آگرہ کے رؤسا میں شمار ہوتے تھے۔ عبداللہ بیگ خاں پہلے لکھنؤ میں آصف الدولہ کے پاس، پھر حمید آباد دکن میں نظام علی خاں کے پاس ملازم رہے۔ آخری ملازمت جاتی رہی تو آگرہ چلے آئے۔ پھر تلاشِ معاش کے لیے الور کا قصد کیا۔ ایک سرکش زمیندار کی تادیب کا حکم ملا۔ اس قضیے میں گولی کھا کر جاں بحق ہوئے اور راج گڑھ میں انھیں دفن کیا گیا۔ ۱۷۸۶ء کا واقعہ ہے۔ تین بچے چھوڑے، ایک بیٹی اور دو بیٹے۔ بیٹی سب بیٹوں سے بڑی تھی۔ بیٹوں میں اسد اللہ بیگ خاں غالب کی عمر پانچ برس کی تھی اور اُن سے چھوٹے یوسف خاں صرف تین برس کے تھے۔ قیاس کہتا ہے کہ وفات کے وقت عبداللہ خاں بیگ خاں کی عمر